بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گاہے گاہے بازخواں ایں قصہ پارینہ را!

نہایت ضروری انتباہ

میری عادت ہے کہ میں جو تحریر لکھتا ہوں چھپوانے سے پہلے وہ متعدد علماء کرام کو دکھالیتا ہوں تاکہ اگر کوئی غلطی ہو تو اس کو صحیح کرلیا جائے غلط بات نہ پھیلے۔ اس تحریر کو لکھنے کے بعد میں نے حضرت مولانا محمد میاں صاحب کے پاس بھیجا کہ اس کی صحت (تصحیح) فرما کر اخبار ''الجمعیۃ'' میں شائع کردیا جائے۔ اخبار الجمعیۃ کی اشاعت کے بعد مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی مفتی دارالعلوم دیوبند اور مظاہر علوم سہارنپور کے پاس بھیجا کہ اگر کوئی غلطی ہو تو اس سے مطلع کردیا جائے جب مفتی صاحب موصوف نے اس کی تصدیق فرمادی تو پھر حضرت مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند کے پاس اس کو بھیجا کہ اگر آپ اس سے متفق ہوں تو اس کو ماہنامہ ''دارالعلوم'' میں شائع فرمادیں تاکہ اس سلسلہ میں علماء دیوبند کا مسلک واضح ہوجائے۔ ماہنامہ دارالعلوم کے پیش نظر اس کو رسالہ کی صورت میں شائع کیا جارہا ہے۔ یہ بالکل وہی مضامین اور مقاصد ہیں جو میں نے اب سے چالیس بیالیس سال قبل سیدی و مرشدی حضرت اقدس مولانا شاہ محمد الیاس صاحب نور اللہ مرقدہٗ کے ارشاد سے احیاء العلوم امام غزالیؒ اور مکتوبات حضرت مجدد الف ثانیؒ اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ کی تصانیف سے اخذ کر کے متعدد رسالوں (مسلمانوں کی موجودہ پستی کا واحد علاج، اصلاح انقلاب۔ اصلاح معاشرت، اسلامی زندگی، پیام عمل، مکافات عمل) میں شائع کئے اور اس وقت کے اکابر علمائے امت سے ان کی تصدیق کرائی جو برابر **تبلیغ کیا ہے؟** کے نام سے شائع ہورہے ہیں۔ **''اس سب کے باوجود یہ نظام الدین کی موجودہ تبلیغ کی تائید نہیں ہے اور نظام الدین کی موجودہ تبلیغ میرے علم و فہم کے مطابق نہ قرآن و حدیث کے موافق ہے اور نہ حضرت مجدد الف ثانیؒ اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ اور علماء حقؒ کے مسلک کے مطابق ہے۔''** جو علماء کرام اس تبلیغ میں شریک ہیں ان کی پہلی ذمہ داری یہ ہے کہ اس کام کو پہلے قرآن و حدیث ائمہ سلف اور علماء حق کے مسلک کے مطابق کریں۔

چونکہ ایک غلط چیز دین کے نام سے پھیل رہی ہے اور تبلیغ کے نام پر غلط فہمی پھیل رہی ہے۔ یہی میرے نزدیک تمام آفات و بلایا کے نزول کا اصل باعث ہے۔ اسی ضرورت نے مجھے اس رسالہ کی اشاعت پر مجبور کیا تاکہ علماء کرام اس کی طرف توجہ فرمادیں اور ان خرابیوں کا انسداد فرمادیں جن کی وجہ سے ملت تباہی اور بربادی میں مبتلا ہورہی ہے۔ یہی اصل مقصود ہے۔ **وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ**

میری عقل و فہم سے یہ چیز بہت بالا ہے کہ جو کام حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ کی حیات میں اصولوں کی انتہائی پابندی کے باوجود صرف بدعت حسنہ کی حیثیت رکھتا تھا۔ اس کو اب انتہائی بے اصولی کے بعد دین کا اہم کام کس طرح قرار دیا جارہا ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ نے اس کو فیوض الحرمین میں بدعت حسنہ ہی کی حیثیت سے اختیار فرمایا ہے۔ اور اسی سے میں نے اس کام کو اخذ کیا۔ اور اب تو منکرات کی شمولیت کے بعد اس کو بدعت حسنہ بھی نہیں کہا جاسکتا۔ میرا مقصد صرف اپنی دینی ذمہ داری سے سبکدوش ہونا ہے اور اس غلط فہمی کو دور کرنا ہے جو میرے رسائل کی وجہ سے پھیل رہی ہے۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ۔

خیر اندیش

(حضرت مولانا) محمد احتشام الحسن (کاندھلوی)

۳ر صفر المظفر ۱۳۸۷ھ مطابق ۱۳ر مئی ۱۹۶۷ء

دارالاشاعت، محلہ مولویان شیخ زادگان، قصبہ کاندھلہ ضلع مظفر نگر (یوپی) ہند

ملحوظہ: تحریر کنندہ حضرت مولانا محمد احتشام الحسن صاحب کاندھلویؒ (۱) حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلویؒ کے برادر نسبتی (۲) حضرت مولانا محمد الیاس صاحب کے شاگرد رشید اور خلیفہ خاص (۳) حضرت جی ثانی و ثالث مولانا محمد یوسف، مولانا انعام الحسن صاحبان کے استاذ مخدوم (۴) مدرسہ کاشف العلوم بستی حضرت نظام الدین نئی دہلی کے ناظم و مدرس اور (۵) موجودہ امیر تبلیغی جماعت مولانا محمد سعد صاحب کاندھلوی کے بڑے نانا بھی تھے، چونکہ حضرت اکابر دعوت و تبلیغ میں ہیں اور ہم اصاغر کے مخدوم و محترم ہیں۔ لہٰذا ان کا ۵۰ سال قبل کا مذکورہ بالا ارشاد ہم سب کے لئے لائق توجہ اور مشعل راہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو احقاق حق اور نیک نیتی کے ساتھ عمل کی توفیق بخشے۔ آمین یارب العلمین بطفیل سید المرسلین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاعدلوا ولو کان ذا قربی (القرآن)

قل الحق ولو کان مرا (الحدیث)

ان حضرات اہل علم و افتاء اور مخلصین صادقین کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں، جن کو بانی تبلیغی جماعت حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلویؒ کے ''مغلوب الحال'' ہونے کی اور تبلیغی جماعت کے ''غلو فی الدین'' کی شکایت رہی ہے۔ اسی بناء پر انہوں نے بانیٔ جماعت کو نہ ''مطاع'' قرار دیا اور نہ ''ملوم''۔ کیوں کہ مغلوب الحال کی نہ اطاعت کی جاتی ہے اور نہ اس پر ملامت کی جاتی ہے۔ حالانکہ مغلوب الحال کی اطاعت تو اہل افراط کرتے ہیں اور اس پر ملامت اہل تفریط کرتے ہیں اور اہل اعتدال اس سے احتیاط برتتے ہیں۔

اکابر اہل علم و افتاء نے اسی طرح تبلیغی جماعت کے افراط و تفریط میں مبتلا ہونے اور راہِ اعتدال سے ہٹنے پر شروع سے ہی بروقت تنبیہ کی ہے۔

احقر محمد القدوس خبیب رومی عفا اللہ عنہٗ

موسس مجمع الفقہ الحنفی

دارالافتاء مدرسہ عربی مظاہر علوم سہارنپور (یوپی) ہند

۹ / ربیع اوّل ۱۴۳۸ھ مطابق ۹ / دسمبر ۲۰۱۶ء یوم جمعہ

(۱) حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ

(۲) حضرت مولانا حبیب احمد محقق کیرانویؒ

(۳) حضرت مولانا ظفر احمد محقق تھانویؒ

(۴) حضرت مولانا عاشق الٰہی میرٹھیؒ

(۵) حضرت مفتی محمد کفایت اللہ شاہ جہاں پوریؒ

(۶) حضرت مفتی سید مہدی حسن شاہ جہاں پوریؒ

(۷) حضرت مفتی اشفاق الرحمٰن کاندھلویؒ

(۸) حضرت مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندیؒ

(۹) حضرت مولانا شاہ وصی اللہ صاحب فتح پوریؒ

(۱۰) حضرت مولانا احتشام الحسن کاندھلویؒ

(۱۱) حضرت مولانا عبدالرحیم شاہ دہلویؒ

(۱۲) حضرت مولانا سید ظریف احمد پورقاضویؒ

(۱۳) حضرت مولانا شاہ مسیح اللہ علی گڈھیؒ (جلال آبادی)

(۱۴) حضرت مولانا عبدالباری لکھنویؒ

(۱۵) حضرت مولانا عبدالسلام صاحب نوشہرویؒ

(۱۶) حضرت مفتی رشید احمد صاحب لدھیانویؒ

(۱۷) حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب جامیؒ

(۱۸) حضرت مولانا عبدالقدوس صاحب رومیؒ

(۱۹) حضرت مفتی عبدالشکور صاحب ترمذیؒ

(۲۰) حضرت مولانا محمد فاروق صاحب الہ آبادیؒ

(۲۱) حضرت مولانا نسیم احمد غازی مظاہری بجنوریؒ

(۲۲) حضرت صوفی احمد حسین صاحب مرادآبادیؒ